نظرات

سخت افسوس ہے۔ ہمارے عزیز دوست اور فاضل رفیق مولانا سید حمید الدین صاحب فیض آبادی ۱۹ اور ۲۰ نومبر کی درمیانی شب میں مظفر نگر کے قریب کار کے ایک نہایت شدید حادثہ کا شکار ہو کر اہلیہ کے ساتھ خود بھی اسی وقت جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کے ساتھ کار میں اہل خانہ بھی تھے۔ ان میں سے آٹھ نو برس کا ایک نواسا اس درجہ شدید زخمی ہوا کہ چار روز تک مسلسل بیہوش رہنے کے بعد آخر وہ بھی چل بسا۔ اہلیہ اور صاحبزادی بھی بھی شدید مجروح ہو گئی تھیں۔ مولانا اسعد میاں کے خسر تھے۔ اور جو بچہ زخموں کی تاب نہ لاکر دنیا سے رخصت ہو گیا وہ مولانا کا جگر گوشہ تھا اور مولانا مرحوم کی اہلیہ اور صاحبزادی علی الترتیب موصوف کی خوشدامن اور اہلیہ ہیں اس بنا پر مولانا اسعد کیلئے یہ حادثہ کس درجہ صبر آزما اور جانگسل ہوگا لیکن اس موقع پر انھوں نے جس غیر معمولی صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسکا اجر عظیم عطا فرمائے۔

مولانا حمید الدین صاحب کا وطن فیض آباد کے ضلع میں تھا۔ ابتدائی تعلیم وہیں کہیں پانے کے بعد دیوبند آگئے تھے۔ علوم و فنون کی تکمیل یہیں کی تھی۔ آخر میں دورۂ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت میں پڑھا دارالعلوم دیوبند میں یہ مجھ سے جونیر تھے۔ لیکن اپنی نیکی، ذہانت اور استعداد علمی کے باعث مدرسہ کے ممتاز طلبا میں شمار ہوتے تھے۔ ان کو عربی زبان ادب، منطق و فلسفہ اور فقہ و حدیث سب کے ساتھ یکساں مناسبت تھی لیکن فراغت کے بعد فقہ و حدیث کے ہی ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ انہیں مضامین کا درس دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں کئی برس ندوۃ العلماء لکھنؤ میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز رہے۔ پھر جب ۱۹۴۹ء میں مدرسۂ عالیہ کلکتہ کا پرنسپل مقرر ہوا تو میں نے ان کو پھر فقہ و حدیث کی جگہ پر بلا لیا۔ چند سال یہاں کام کرنیکے بعد استعفا دے کر دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے۔ لیکن ابھی ان کا استعفا منظور نہیں ہوا تھا کہ چند فتنہ انگیزوں نے میرے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر دیا اور صورت حال ایسی پیدا ہو گئی کہ میری درخواست پر